بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

کیسابلانکا میں چوتھی اسلامی سربراہ کانفرنس سے صدرِ پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے جس جرأت و اخلاص اور جس درد و سوز سے خطاب فرمایا اور جس انداز سے ملّتِ مسلمہ کی دکھتی رگوں پہ ہاتھ رکھا، زخموں کو چھیڑا اور فاسد مادوں کی نشاندہی کی، اس پہ جناب صدرِ پاکستان اور پوری پاکستانی قوم کو خدائے بزرگ و برتر کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ سینوں کو حق کیلئے کھولنا اور زبانوں پر حق بات جاری کرانا بھی خالص اسی کی توفیق پہ منحصر ہے۔ عرب و عجم کی تفریق اور قومیّت و وطنیت کے بُت پر ضرب کاری لگاکر صدرِ پاکستان نے اسلام کی حقیقی روح کو اجاگر کر دیا اور دائیں بائیں کے ٹیڑھے اور گمراہ کن راستوں کو چھوڑ کر بیکلخت محمد عربی علیہ السلام کے خطِ مستقیم کو اپنانے کی بات کرکے انہوں نے عالمِ اسلام کو اس کا بھولا بھٹکا راستہ دکھلایا۔ اتحاد و تضامن اسلامی کیلئے مرحوم شاہ فیصل کے بعد یہ دوسری آواز تھی جو عالمی سٹیج پہ بڑے شد و مد سے بلند ہوئی۔ مگر کیا اس ایک خطاب سے پاکستان اور اُس کے حق گو اور حق جو صدر کی ذمہ داری ختم ہوگئی۔؟ ہرگز نہیں۔ صدرِ پاکستان نے اس خطاب سے اپنے آپ اور پوری قوم کو ایک عظیم چیلنج کے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔ اب اسلامی دنیا کی نظریں زیادہ شدّ و مد سے ہماری طرف اٹھیں گی یہ اگر پوری ملّت کے دل کی آواز تھی تو اس پہ لبیک بھی سب سے پہلے ہمیں ہی کہنا ہوگا۔ اور عملی طور پر عالمِ اسلام کی رہنمائی کرنا ہوگی۔ یہ خطاب اگر ایک طرف کڑی آزمائش ہے تو دوسرے طرف دنیا کی سُپر طاقتوں بالخصوص امریکہ اور یورپ کیلئے خطرہ کی گھنٹی بھی کہ وہ اپنے سیاسی مخصوص مفادات کیلئے جس قدر بھی ہم سے قرب و محبت کی پینگیں بڑھائیں مگر عالمِ اسلام کے کسی گوشہ سے وہ ایسی کوئی آواز سننے کی روادار نہیں ہیں جو واقعی مسلمانوں کو ان کا بھٹکا ہوا راستہ بتلا دے اور انہیں اتحاد و یگانگت اور اسلام سے حقیقی وابستگی کا ذریعہ بن سکے۔ شاہ فیصل مرحوم ملّت کے ترجمان بن کر اُبھرے تو یہ آواز یورپ نے جلد ہی بند کرا دی۔ ہمارے صدرِ محترم اس میدان میں جتنا بھی جوش، ولولہ اور مؤمنانہ عزم سے قدم اٹھائیں امریکہ اور یورپ اسے اتنا ہی حدود سے تجاوز اور "گستاخانہ جسارت" سمجھ کر ان قدموں کو توڑنے اور اس آوازِ حق کو خاموش کرانے کے درپے ہوں گے۔ (ولا فعلھا اللہ) اس تقریر کے بعد انہیں اس نقطۂ نظر سے بھی نہایت محتاط اور بیدار رہنا ہوگا۔

★

چوتھی اسلامی سربراہ کانفرنس میں صدرِ پاکستان کی تقریر کا فوری طور پہ جو نہایت مفید نتیجہ برآمد ہوا وہ اسلامی تنظیم میں مصر کی واپسی کیلئے راستہ ہموار ہو جانا تھا اور ہمیں خوشی ہے کہ اسلامی تنظیم نے اس مسئلہ میں نہایت حقیقت پسندی

اور دانش مندی کا مظاہرہ کیا کہ تنظیم جوڑنے کیلئے ہوتی ہے توڑنے کے لئے نہیں اور بالفرض کوئی صبح کا بھولا گھر واپس آنا چاہے تو اُسے روکا نہیں جاسکتا۔ مصر ہمارا ایک عظیم اسلامی ملک ہے۔ عالمِ عرب میں تو اسے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر اسرائیل کے سلسلہ میں کوئی پالیسی قابلِ تحسین نہیں تو باقی عرب ممالک بلکہ ساری اسلامی دنیا بالخصوص لیبیا، شام، جنوبی یمن کا کردار کون سا قابلِ رشک اور قابلِ فخر ہے۔ جب مر مر کے جینا ہی سارے عالمِ اسلام نے شیوہ بنا لیا ہے تو کسی ملک کے انفرادی مسلک کو باہمی نظم و اجتماع میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے۔ پچھلے دسمبر میں ہمارے پارلیمانی وفد کا دورۂ مصر بھی غیر شعوری طور پر دیگر محرکات ربط و تجدید کے علاوہ اسلامی تنظیم میں مصر کی واپسی کے مقدس مشن کا جذبہ لئے ہوئے تھا۔ اور ہمیں بے حد خوشی ہے کہ الحمد للہ بہت جلد عالمِ عرب کا عظیم رکن مصر اپنے عظیم اسلامی برادری میں دوبارہ شریک ہو رہا ہے۔ اس دورہ کے بعد اس مشن کی تکمیل کی سعادت کا زیادہ حصّہ بھی پاکستان کے صدر کے نصیب میں آیا جس پر پاکستانی قوم بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔

★

خلیج ٹائمز کے حوالہ سے اخباری اطلاعات کے مطابق عرب امارات کی ایک اہم ریاست ابوظہبی کے وزارت مذہبی امور و اوقاف نے اپنی ریاست میں قادیانیوں کی ہر قسم تنظیم اور کلب وغیرہ پر پابندی لگائی ہے۔ اعلان میں عوام کی توجہ تنظیم اسلامی کانفرنس کے اس فیصلہ کیطرف مبذول کرائی گئی ہے۔ جس پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ قادیانی استعماری طاقتوں سے تعاون کرتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اسلام کا نام لے کر اسلامی شریعت کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اس طرح قادیانیوں کو ابوظہبی میں دفن کرنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ نیز کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کی کسی بھی تنظیم کیطرف سے جاری کردہ کسی سرٹیفیکیٹ، سند یا کسی بھی دستاویز کو قبول نہیں کیا جائے گا ـــــ ہم عرب اسلامی ریاست کے اس فیصلے کا تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہوئے ریاست ابوظہبی کو زبردست خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اور عالمِ اسلام بشمول پاکستان کی توجہ رابطۂ عالمِ اسلامی کی اُس اہم اور مفصّل قرار داد کی جانب بھی مبذول کرانا چاہتے ہیں جو اس نے حال ہی میں جاری کر دی ہے۔ اور جس میں اسلامی ممالک اور مسلمانوں کو قادیانیت کے سلسلہ میں غفلت اور مداہنت پر سختی سے تنبیہہ کی گئی ہے۔ اور اس کے علانیہ اور در پردہ اسلام دشمن سرگرمیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ قادیانیت کے سلسلہ میں پاکستان کی ذمہ داری سب سے اہم اور بڑھ کر ہے کہ اس شجرۂ خبیثہ کو پھلنے پھولنے کے مواقع بھی بدقسمتی سے اسی سرزمین میں میسر آئے تھے اور یہاں سے پھیل کر یہ آکاش بیل اسلامی دنیا کو مسموم اور مفلوج کرنا چاہتی ہے۔ ۱۹۷۴ء کے آئینی فیصلہ کے بعد اس سلسلہ میں قطعی اور واضح قانون سازی وقت کا فوری تقاضا ہے۔ جبکہ موجودہ حکومت اسلامی انقلاب کیلئے کوشاں بھی ہے اور اس کے سربراہ بڑے حتمی قطعی اور واضح انداز میں اس فرقہ اور اس کے سربراہ کے کفر و ارتداد